Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۲۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیگرافک نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۹۶ھ ۱۱ احسان ۱۳۵۵ ہش ۱۱ جون ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۳۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۱ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

کل بے چینی اور ضعف کی تکلیف رہی۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کے نہایت درجہ قیمتی اور مبارک وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ۳۳ تینتیسواں سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ۳۳ واں سالانہ اجتماع مورخہ ۲۲، ۲۳، ۲۴ اخاء ۱۳۵۵ ہش (بمطابق ۲۲، ۲۳، ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۶ء) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاءاللہ العزیز۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدِ اعظم نے کہا

"وقت کے ساتھ ساتھ آپ دیکھیں گے کہ نہ ہندو ہندو رہے گا اور نہ مسلمان مسلمان، مذہب کے معنوں میں نہیں کیونکہ یہ تو ذاتی عقیدے کا مسئلہ ہے بلکہ سیاست کے معنوں میں جب ہر شخص مملکت کا شہری ہوتا ہے۔" پاک دستوریہ ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء

(منقول از روزنامہ "امروز" لاہور ۱۰ جون ۱۹۷۶ء)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جمعہ اسلام میں صرف ایک عید کا ہی دن نہیں بلکہ وہ تجدیدِ احکامِ دین کا بھی ایک خاص روز ہے

جمعہ کی تعطیل سے نماز کی طرف مسلمانوں کو ایک خاص توجہ پیدا ہو جائیگی اور کروڑہا آدمی ملک کی مساجد کو آباد کر دیں گے

"بھائیو! آپ خوب جانتے ہو کہ جمعہ اسلام میں صرف ایک عید کا ہی دن نہیں بلکہ وہ تجدیدِ احکامِ دین کا بھی ایک خاص روز ہے جس میں مسلمانوں کے کانوں میں اسلام کے پاک وصایا تازہ طور پر پڑتی ہیں اور بھولے ہوئے مسائل نئے سرے سے یاد دلائے جاتے ہیں۔ اس دن میں ہر ایک مسلمان پر فرض ہے کہ مسجد میں حاضر ہو اور دینی وصایا کو سُنے اور اپنے ایمان کو تازہ کرے اور اپنی معلومات کو بڑھاوے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ اس نحوست سے کہ ملازمت پیشہ لوگوں کو جمعہ کے لئے فرصت نہیں ملتی بہت سی مسجدیں ویران نظر آتی ہیں۔ چونکہ جمعہ مسلمانوں کے لئے دو قسم کے غسل کا دن ہے۔ ایک جسم کا غسل جس کے بعد سفید پوشاک پہنی جاتی ہے اور ایک دل کا غسل یعنی توبہ اور استغفار جس کے بعد لباس التقویٰ پہنایا جاتا ہے۔ اِس لئے جمعہ میں یہ خاصیّت ہے کہ جو شخص اخلاص اور سچّی ایمانداری سے جمعہ کی نماز میں حاضر ہوتا رہے اور ہدایتوں کو سُنتا رہے اور گھر میں توبہ نصوح کا تحفہ ساتھ لاتا رہے اُس کو دوسرے دنوں میں بھی نماز کی توفیق دی جاتی ہے اور جمعیت باطنی اس کو عطا کی جاتی ہے جس کی طرف جمعہ کے لفظ میں بھی ایک لطیف اشارہ ہے علاوہ اس کے اس سے مومنوں کا تعارف بڑھتا ہے۔ بعض کا بعض پر اثر پڑتا ہے۔ نیک اخلاق میں ایک شخص دوسرے کا وارث بن جاتا ہے۔ اور اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن میں خاص طور پر جمعہ کے لئے تاکید کی ہے بلکہ سُورۃ کا نام بھی سُورہ جمعہ رکھ دیا ہے اور احادیث میں جمعہ کے ترک کرنے میں سخت وعید بھی ہے۔ اِس لئے ضرورت ہے کہ ہر ایک مسلمان گورنمنٹ سے اس حق کے طلب کرنے کے لئے اس درخواست پر دستخط کرے جو اسی غرض سے گورنمنٹ میں بھیجی جائے گی جس کی ایک نقل آپ کی خدمت میں بھیجی جاتی ہے۔ اور یاد رکھیں کہ یہ نہایت مبارک کام ہے اور اس کے فوائد میں سے ایک یہ بھی ہوگا کہ جمعہ کی تعطیل سے نماز کی طرف مسلمانوں کو ایک خاص توجہ پیدا ہو جائے گی اور کروڑہا آدمی مساجد میں داخل ہو کر تمام ملک کی مساجد کو آباد کر دیں گے۔ اسلامی شوکت بھی ظاہر ہوگی اور بہت سے ایسے نیک نتیجے نکلیں گے جن کی تحریر مبسوط بیان کو چاہتی ہے۔ مَیں جانتا ہوں کہ ہر ایک نیک دل انسان ضرور اس درخواست پر دستخط کرے گا۔"

(مجموعۂ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ ۲۲۰، ۲۲۱)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ احسان ۱۳۵۵ ہش
۱۱ جون ۱۹۷۶ء

آسمانی پکار اور اس پر لبیک کہنے کا وقت!

سید ابوالحسن علی صاحب ندوی کے نزدیک اس دور کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ اسلام کے ساتھ وابستگی اور محبت کے بلند بانگ دعاوی کے باوجود اس سے عملی انحراف اس قدر بھیانک صورت اختیار کر چکا ہے کہ فی زمانہ مسلمانوں کی زندگیاں اسلامی سیرت سے یکسر معرّا ہوتی جارہی ہیں حتیٰ کہ دنیا کی سراسر مادہ پرست اقوام اور مسلمان اقوام کے غور و فکر کے انداز اور عمل و کردار کے معیار میں امتیاز مٹتا جارہا ہے۔ ذہنیت میں اس درجہ تبدیلی آچکی ہے نیز اخلاقی انحطاط اور سیرت کی کمزوری اس انتہا کو پہنچ چکی ہے کہ زندگی کا کوئی شعبہ بھی تو ایسا نہیں ہے جس میں اسلامی سیرت کی حقیقی جھلک نظر آتی ہو۔ سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ اب اس ہمہ گیر فساد و بگاڑ کو معیوب نہیں سمجھا جاتا بلکہ اس فساد و بگاڑ کو ہی راہِ صواب کا درجہ دے کر اسے بے دریغ اختیار کیا جارہا ہے۔

جیسا کہ ہم قبل ازیں واضح کر چکے ہیں ندوی صاحب نے اسلامی سیرت کے اس زوال و انحطاط پر اپنے مضمون بعنوان "ہماری قومی سیرت کے کمزور پہلو" میں روشنی ڈالی ہے جو آجکل ہفت روزہ "چٹان" لاہور میں قسط وار شائع ہو رہا ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے مثال کے طور پر اخبارات کے کردار کا جائزہ لے کر اس حقیقت کو اجاگر کیا ہے کہ ہمہ گیر فساد و بگاڑ کے موجودہ دور میں اخبارات اصلاحِ خلق کا فریضہ سرانجام دینے کی بجائے اپنے طرزِ عمل سے جلتی پر تیل کا کام دے رہے ہیں۔ ان کا طرزِ عمل عوام کے طرزِ عمل سے قطعاً مختلف نہیں ہے اور ہو بھی کیسے سکتا ہے جبکہ پورا معاشرہ سراسر غیر اسلامی سانچوں میں ڈھلتا چلا جارہا ہے۔ کیا افراد اور کیا ادارے سب مادہ پرستی کی رَو میں بہے چلے جارہے ہیں۔ چنانچہ ہمہ گیر اخلاقی انحطاط کے موجودہ زمانہ میں وہ اخبارات کی سراسر غیر اسلامی روش پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنے مذکورہ مضمون میں رقمطراز ہیں:-

"اس کا نتیجہ وہ عام بے اصولی، تناقض اور اخلاقی کمزوریاں ہیں جن کی مثالیں ہمیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ ہمارے مسلمان اخبار و رسائل (اِلّا ماشاء اللہ) میں ہر قسم کا خلافِ تہذیب اشتہار شائع کرایا جاسکتا ہے اگر اس کی قیمت ادا کر دی جائے۔ ادبی رسائل میں ہر قسم کے مخربِ اخلاق، حیا سوز و عریاں مضمون، افسانے، اشعار شائع ہو سکتے ہیں۔ بے حیائی اور اخلاقی بے نظمی کی ہر تحریک کے لئے وہ آلہ بن سکتے ہیں۔ بدتر سے بدتر فواحش کی اشاعت ان کے ذریعہ سے کی جاسکتی ہے۔ اگر ان کو اس راستہ سے اپنے رسالہ کی کامیابی اور مقبولیت کا ایک فیصدی بھی امکان نظر آئے تو ایسی صورت میں وہ اس کی ہرگز پرواہ نہ کریں گے کہ ان کی اس حرکت سے خلقِ خدا کی اخلاقی ابتری اور انحطاط کا ۹۹ فیصدی امکان ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ان اخبارات و رسائل کے مالک و ایڈیٹر ذاتی طور پر شریف مسلمان ہوں اور وہ اصولاً ان چیزوں کو اچھا نہ سمجھتے ہوں لیکن اگر آپ اس مسئلہ پر ان سے گفتگو کریں گے تو وہ صاف کہہ دیں گے کہ تجارت و صحافت میں اصولِ مذہب اور اخلاق کی پابندی نہیں کی جاسکتی۔ اخبارات کسی اصول اور صحیح مسلک کی ترجمانی اور صحیح افکار و خیالات کی اشاعت کی بجائے اپنے قارئین اور عوام کے خیالات و خواہشات کی ترجمانی کو اصولِ صحافت سمجھتے ہیں۔ وہ عوام کی ناراضی اور بددلی کو ایک منٹ کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتے اور ان کی خوشی اور اپنے اخبارات کی مقبولیت و اشاعت کے لئے ہر قسم کی بے اصولی، ہر طرح کے تناقض اور ہر درجہ کے ابتذال کو گوارا کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے مذاقِ سلیم، فکرِ صحیح اور اخلاقی قوی پر یہ اخبارات بڑی طاقت کے ساتھ اثر انداز ہیں اور مسلمانوں کے افکار و خیالات میں جو عام بے ربطی و تناقض عام ذہنی انتشار اور استعمال پذیری پائی جاتی ہے اس میں میرے ان اخبارات کا بڑا اہم حصہ ہے۔"

(ہفت روزہ "چٹان" لاہور ۳۱ مئی ۱۹۷۶ء صفحہ ۲۸)

ندوی صاحب کے نزدیک دیگر اہل علم، اہل قلم اور شعراء حضرات کا حال صحافیوں سے قطعاً مختلف نہیں ہے۔ چند مستثنیات کے سوا سب ہی اسلام کے دعویٰ کے باوجود مادہ پرستی کی لپیٹ میں آئے ہوئے ہیں۔ جس کسی کو دیکھو اس کے نزدیک اصول و صداقت پر مفاد و مصالح مقدم ہیں۔ اخلاقی معیار اور اخلاقی حقیقتیں سراسر بے وقعت ہیں، اصل چیز وہ منافع اور فوائد ہیں جن کا حصول اپنی ذات، خاندان یا قوم کے لئے ضروری یا فائدہ مند سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ وہ اس انتہائی غم انگیز اور افسوسناک صورتِ حال پر روشنی ڈالتے ہوئے مزید رقمطراز ہیں:-

"مسلمان اہلِ علم اور اہلِ قلم کو آپ ہر کام پر لگا سکتے ہیں اگر اس کا خاطر خواہ معاوضہ آپ ان کو ادا کریں۔ ان سے خود ان کے خیالات و اعتقادات کے خلاف سب کچھ کہلوا سکتے ہیں، لکھوا سکتے ہیں اور شائع کروا سکتے ہیں اگر اس کی قیمت ادا کر سکیں۔ بڑے بڑے سنجیدہ اور ذی علم اہلِ قلم و اخبار نویس اور پُرجوش اسلامی نظمیں لکھنے والے شاعروں سے ایسے پراپیگنڈے کا کام لیا جاسکتا ہے جس سے وہ خود بھی متفق نہیں ہیں۔ اگر آپ ان سے اس بارہ میں استفسار کریں گے تو وہ آپ کو جواب دیں گے کہ "اس میں کونسا مذہبی یا قومی نقصان یا شرعی گناہ ہے؟ یہ تو ایک "بزنس" ہے۔ ایک شخص ہم کو معاوضہ دیتا ہے اور ہم اس کے بدلہ میں اسے ایک تقریر یا مضمون تیار کر دیتے ہیں"۔ گویا ضمیر فروشی بھی ایک شریفانہ تجارت ہے اور گناہ اور زیادتی پر مدد کرنا کوئی گناہ نہیں، حالانکہ یہ دماغی و ذہنی بیسوائی اُس بیسوہ عورت کے گناہ سے بدتر ہے جو اپنا جسم کرایہ پر چلاتی ہے۔" (ہفت روزہ "چٹان" لاہور ۷ جون ۱۹۷۶ء صفحہ ۲۷)

سراسر غیر اسلامی سانچوں میں ڈھلنے والے معاشرہ کی اس افسوسناک حالت پر نوحہ کرتے اور خون کے آنسو بہاتے ہوئے انہوں نے مزید لکھا ہے:-

"یہ مسلمانوں کی زندگی کا وہ تاریک پہلو ہے جس کو دیکھ کر ایک حساس مسلمان کا دل خون ہو جاتا ہے۔" (چٹان ۷ جون ۱۹۷۶ء صفحہ ۲۸)

ملتِ مسلمہ کی اخلاقی پستی اور سیرت و کردار کی انتہائی کمزوری پر ندوی صاحب کی دردمندی و جانسوزی اور خون کے آنسو رُلانے والی تڑپ یقیناً قابلِ قدر ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ وہ اُمت جسے خدا تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے خیرِ اُمت قرار دیا ہے، جو اکمل ترین شریعت کی حامل و امین ہے اور جسے اصول و اخلاق اور سیرت و کردار کے لحاظ سے تمام دنیا کے لئے نمونہ و شاہد ٹھہرایا گیا ہے اپنے منصب و مقام کو فراموش کر کے اس حالت کو کیونکر پہنچی اور اس کی اصلاح اور سربلندی کی کیا صورت ہے؟ جس خدا نے اپنے افضل ترین اور محبوب ترین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو یہ بلند مرتبہ و مقام عطا کیا ہے اور اسے سب اُمتوں پر دائمی فضیلت بخشی ہے اس نے اُسے دوبارہ راہِ راست پر لانے اور فتح و اقبال سے از سرِ نو سرفراز کرنے کے سلسلہ میں کیا انتظام مقرر کیا ہوا ہے؟ اس بزرگ ترین اُمت میں مہدی علیہ السلام کے ظہور کی بشارت اُس نے کس زمانہ اور کس دَور کے لئے دی تھی؟ ان سوالوں کا صحیح جواب پکارنے والے کی اس آسمانی پکار پر غور کرنے اور اس پر لبیک کہنے میں مضمر ہے ؎

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

گمشدہ کاغذات

ایک موٹر سائیکل نمبر MY 7607 کے کاغذات فیکٹری ایریا سے لے کر گولبازار کے موڑ کے درمیان کہیں گر گئے ہیں جو ایک لفافے میں بند ہیں۔ جس بھائی کو ملیں براہِ مہربانی رانا سائیکل ورکس رحمت بازار کو پہنچا دیں۔

(مبارک احمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

داستانِ صدق ـــ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب مستعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

(۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاحب نورؓ کے متعلق فرمایا:-

"وہ تو دنیوی تعلقات پہلے ہی چھوڑ کر اور ہجرت کر کے قادیان آ بسا تھا۔"

(ملفوظات جلد نہم)

اسی طرح حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے ۱۸۹۲ء میں مستقل ہجرت کر کے قادیان آگئے اور آئینہ کمالات اسلام کے عربی حصہ کے فارسی ترجمہ میں مشغول ہو گئے پھر واپس نہ گئے۔ . . . . . .

بلکہ قادیان ہی کے ہو کر رہ گئے اور عارضی طور پر بھی قادیان سے جدائی برداشت نہ کی۔ چنانچہ جب آپ کو قادیان میں ہجرت کئے پانچ سال گزر گئے۔ ان کو ایک شادی میں شمولیت کے لئے سیالکوٹ جانے کے واسطے ایک دو احباب سیالکوٹ سے تشریف لائے تھے۔ . . . . . مولوی صاحب نے سیالکوٹ جانے سے انکار کیا اور وہی بات اس وقت حضرت اقدسؑ کے سامنے پیش ہوئی۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا:-

"اس مقام کو خدا تعالیٰ نے امن والا بنایا ہے اور متواتر کشوف و الہامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو اس کے اندر داخل ہوتا ہے وہ امن میں ہو جاتا ہے تو اب ان ایام میں جب کہ ہر طرف ہلاکت کی ہوا چل رہی ہے اور گو طاعون کا زور اب کم ہے مگر سیالکوٹ ابھی تک مطلق اس سے خالی نہیں ہے اس لئے اس جگہ کو چھوڑ کر وہاں جانا خلاف مصلحت ہے۔"

آخرکار یہ تجویز قرار پائی کہ جن صاحب کی شادی ہے وہ اور لڑکی کی طرف سے اک کا دلی ایک شخص وکیل ہو کر یہاں قادیان آ جاویں اور یہاں نکاح ہو۔ حضرت صاحب کی دعا بھی ہوگی اور خود مولوی صاحب بجائے حضرت اقدس علیہ السلام بھی اس تقریب نکاح میں شامل ہو جاویں گے۔"

(ملفوظات جلد ششم ص ۲۲-۲۳)

غرضیکہ صحابۂ رسول اللہ کی طرح حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ نے بھی اپنے وطنوں اور عزیز و اقارب کو خیرباد کہا اور حضرت اقدسؑ کی اوائل زمانہ کی یہ پیشگوئی بڑی شدومد سے پوری ہوئی کہ:-

"ویفارق الناس اوطانھم ویوطنون قریتہ بما جذب اللہ الیہ جنانھم فیتحرکون للقائہ ملاقاۃ الرفقاء وتتغذ لصحبتہ ازکباد ویمیدفی برؤیتہ الفواد وتعنفد فی اثرہ العباد و بکمال الصدق والاخلاص والصفاء ویوثرون لہ انواع البلاء ومنھم یکون قوم یقال لھم اصحاب الصفہ"

(الاستفتاء ص ۳۳)

"اور لوگ اپنے وطنوں کو ترک کر کے اس (مسیح موعودؑ) کی بستی کو وطن بنالیں گے کہ اللہ نے ان کے قلوب میں اس قدر کشش پیدا کر دی ہے کہ وہ اس کی ملاقات کے لئے احباب و رفقاء کی ملاقات بھی چھوڑ دیں گے۔ اور جگر اس کی رفاقت اور صحبت کے لئے سوزش کھائیں گے اور دل اس کو دیکھنے کے لئے نرم پڑ جائیں گے اور اس کے نقش قدم پہ لوگ کمال صدق اور اخلاص سے چلیں گے اور اس کے لئے انواع و اقسام کی بلاؤں کو ترجیح دیں گے اور انہی میں سے ایک گروہ اصحاب صفہ کہلائے گا (یعنی وہ مثیل صحابہ ہوں گے)۔"

چنانچہ صدق و صفا کے ان پیکروں نے رشتہ داریوں اور تعلقات کو بھی دین کی خاطر ترک کر دیا۔ چنانچہ میر ناصر نواب صاحبؓ کا ایک عزیز محمد سعید نامی مرتد ہو کر قادیان سے چلا گیا۔ نانا جان نے کبھی اس کی طرف التفات بھی نہ کی اور اگر کوئی شخص اس کا ذکر کرتا تو آپ سخت ناپسند فرماتے کہ وہ شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ ہو گیا میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہو سکتا میں اس کا نام سننا بھی نہیں چاہتا"

(حیات ناصر)

اسی طرح میر صاحب موصوف نے اپنے کئی دوستوں کو جو حضرت مرزا صاحب سے قطع تعلق کر گئے تھے آپ نے ان سے قطع تعلق کیا۔ مثلاً محمد حسین بٹالوی، منشی الٰہی بخش اور مولوی عبدالحق لاہوری وغیرہ

(حیات ناصر)

حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ گھر بار ریاست و حکومت چھوڑ چھاڑ کر جب قادیان تشریف لائے اور یہیں سکونت پذیر ہو گئے بھائی نے واپسی کا خط لکھا کہ گو کہ ان معاملات ریاست میں آپ کے مشورہ کی ضرورت ہوتی ہے مگر آپ نے جواباً تحریر فرمایا دنیا کے کام دین کے پیچھے لگ کر تو بن جاتے ہیں مگر جب دنیا کے پیچھے انسان لگتا ہے تو دنیا بھی ہاتھ نہیں آتی اور دین بھی برباد ہو جاتا ہے۔ . . . آخر یہ سمجھ کر کہ کار دنیا کسے تمام نکرد کو الوداع کہا اور میں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ میں ہجرت کر لوں۔ ہم جس مسیح کے پروانے ہیں۔ اس سے کس طرح الگ ہو سکتے ہیں"

"اب تو ہماری دعا ہے کہ اسی کے بابرکت آستانہ پہ جان نکلے انجام بخیر ہو . . . میرے پیارے بڑے بھائی! میں یہاں خدا کے لئے آیا ہوں اور میری دوستی اور محبت بھی خدا ہی کے لئے ہے۔ . . . ہمارا فرض تو بیعت میں ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کریں۔ . . . جولی جولی

مجھ میں ایمان بڑھتا جاتا ہے اسی قدر دنیا ایسے معلوم ہوتی جاتی ہے"

(اصحاب احمد جلد دوم ص ۱۲۱ تا ۱۲۹)

حضرت نواب صاحب کو ابتداءً اس ہجرت کے لئے بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور وہ رئیس جو مالیر کوٹلہ میں محل چھوڑ کر آیا تھا ایک تنگ مکان میں قادیان میں بسیرا تھا جہاں ضروریات زندگی بھی نہ تھیں لیکن آپ نے نہایت صدق دل سے اس ہجرت کو قبول فرمایا۔

اسی طرح نواب صاحب کی اکلوتی بیٹی بو زینب اور حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے رشتہ کی بات ہوئی۔ تو رشتہ داروں نے مخالفت کی۔ اور قادیان آکر اس کام سے باز رکھنا چاہا۔ مقصود کا فقرہ تھے کہ میرے بھائی نے کہا آپ نے کیا دیکھ کر لڑکی کو جھونک دیا۔ جو میں نے دیکھا ہے وہ آپ کو نظر نہیں آسکتا۔ اتنا آپ سن لیں . . . کہ اگر شریف احمد ٹھیکرا لے کر گلیوں میں بھیک مانگ رہا ہوتا اور دوسری جانب ایک بادشاہ رشتہ کا خواستگار ہوتا تو میں شریف احمد کو ہی بیٹی دیتا۔"

(اصحاب احمد جلد دوم ص ۲۲۵-۲۲۶)

الغرض صحابۂ مسیح موعودؑ نے صحابۂ رسولؐ کی یاد پھر سے تازہ کر دی۔ حضرت مسیح موعود کا یہ اعلان پوری شان سے پورا ہوا کہ

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

آپ نے فرمایا:-

"میں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ہزارہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر ان سے کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دستبردار ہو جاؤ تو وہ دستبردار ہو جانے کے لئے مستعد ہیں۔"

دعا ہے کہ . . .

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتٰکم بالخیر

محترمہ محمد بی بی صاحبہ بیوہ میاں محمد ابراہیم صاحب مرحوم آف بھیرہ

خاکسار کی نانی اماں محترمہ محمد بی بی صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں۔ آٹھ دس سال کی عمر تھی جب آپ اپنے والد محترم کے ہمراہ قادیان گئیں اور کافی عرصہ وہاں رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد پر آپ نے قادیان میں حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ سے قرآن مجید پڑھا۔ یہی وجہ تھی کہ مرحومہ کو قرآن مجید سے بے پناہ محبت اور عقیدت تھی ہر روز باقاعدہ نماز فجر سے فارغ ہو کر تلاوت قرآن کریم کرتیں اور [illegible] بلا ناغہ [illegible] درود شریف وغیرہ پڑھا کرتی تھیں یہ آپکا روزانہ کا آخری وقت تک معمول رہا۔

مرحومہ سنایا کرتی تھیں کہ قادیان میں ایک دفعہ وہ اور انکی ایک سہیلی آموں والے باغ سے کچھ کچے آم چن کر لے آئیں جو کہ تیز ہوا سے گر پڑے تھے یہ دیکھ کر ڈاکٹر صاحب کی بیوی (ڈاکٹر صاحب کا نام خاکسار کو یاد نہیں رہا) نے انہیں مارا اور سخت ناراض ہوئی۔ سہیلی تو اپنے گھر چلی گئی اور مرحومہ روتے روتے مسجد مبارک کی سیڑھیوں میں جا بیٹھی۔ حضور نے جب رونے کی آواز سنا تو سیڑھیوں پر تشریف لائے۔ پیار سے حضور نے گود میں لے لیا اور رونے کی وجہ پوچھی۔ وجہ بتائی گئی تو حضور ڈاکٹر صاحب کی بیوی پر ناراض ہوئے اور فرمایا کہ تم نے کیوں اس چھوٹی بچی کو مارا؟ ہے تمہیں پتہ نہیں کہ یہ کس شوق سے اپنے والد کے ہمراہ یہاں آئی ہوئی ہے"

مرحومہ سنایا کرتی تھیں کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی شادی ہوئی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں شادی میں شمولیت کے لئے نئے کپڑے سلوا کر دیئے اور اس طرح شادی میں شریک ہوئیں۔

قادیان سے جب واپس آئیں تو آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا ایک کوٹ اور قمیص بطور تحفہ دیئے قمیص ان کے والد محترم کی وصیت کے مطابق ان کی وفات پر ان کے سینے پر رکھ کر قبر میں دفن کر دی گئی تھی۔

مرحومہ کہا کرتی تھیں کہ جب قادیان سے واپس آئیں تو آتے وقت حضرت صاحب نے فرمایا بیٹی اب تم گھر جا رہی ہو گھر جا کر کس طرح دستک دو گی یہ سنتے لگیں حضور میرا ایک چھوٹا بھائی ہے جس کا نام عطاء الرحمن ہے (میاں عطاء الرحمن صاحب بھوٹی آف کالج میں پروفیسر رہے ہیں) آپ بتائیں کہ کس طرح جا کر بلاؤں۔ حضور نے فرمایا۔ اس طرح بلانا "بھائی عطاء الرحمن دروازہ کھولو" اور پھر حضور نے اپنی دلی دعاؤں کے ساتھ آپ کو قادیان سے رخصت کیا۔

۱۹۴۷ء کے حالات میں نہایت صبر ہمت اور خندہ پیشانی سے حالات کا مقابلہ کیا۔ آپ نہایت بااخلاق [illegible] اور غریب پرور تھیں۔ [illegible] یتیموں کی پرورش کی [illegible] ان کی شادی کی۔ اس کے علاوہ بھی بجذبہ خدمت خلق [illegible] کرتی رہتی تھیں۔ اکثر و بیشتر غرباء کی امداد کرتی تھیں حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا ہی نتیجہ تھا کہ مرحومہ کے پانچ لڑکے اور دو لڑکیاں ہوئیں جن سے پچاس کے قریب پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں ہیں اور سب خدا کے فضل سے مخلص احمدی ہیں

آخر مرحومہ ۳۰ دن علیل رہیں۔ گو علاج کسی قسم کی کمی دریغ نہ ہوئی لیکن زندگی کے دن پورے ہو چکے تھے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آ چکا تھا۔ اس لئے اپنے رب کی رضا پر راضی کسی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہم سب کو سوگوار چھوڑ کر یکم جنوری ۱۹۷۷ء کو صبح ساڑھے چھ بجے ہنستے ہوئے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ سچ ہے

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

خدا تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور جنت میں بلند مقام عطا فرمائے۔

اشرف احمد قادری بھیرہ ضلع سرگودھا

اہلیہ محترمہ حافظ عبد العزیز صاحب مرحوم

خاکسار کی والدہ اہلیہ محترمہ حافظ عبد العزیز صاحب سیالکوٹ شہر میں پیدا ہوئیں آپ کے والد صاحب کا اسم گرامی مستری حسن دین ہے آپ کے والد صاحب اور آپ خود بھی صحابہ کرام میں سے تھے۔

آپ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے حد پیار تھا۔ آپ نماز میں خاص طور پر خاندان کے لئے دعا فرماتی رہتیں اور بڑے پیارے انداز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واقعات سنایا کرتی تھیں۔

آپ بے حد پیار اور انس کرنے والی بڑی ہی دعاگو پرہیزگار اور صاحب کشف عورت تھیں آپ پانچوں نمازیں بروقت پڑھنے کے علاوہ تہجد اور اشراق کی نمازیں باقاعدگی سے ادا کرنے والی تھیں۔ آپ کے دل میں خدا تعالیٰ کے خوف کا پہلو بہت نمایاں تھا۔

بہت ہی صابرہ اور شاکرہ تھیں کبھی بھی شکوہ و شکایت نہ کرتیں۔ غیبت سے بہت مجتنب رہتی تھیں۔

آپ ہمسایہ کے حقوق کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ [illegible] صاحب نے مجھ سے ذکر کیا کہ [illegible] ہمسایہ کے گھر [illegible] پیدا ہوا۔ آپ کو علم ہوا تو فوراً ان کے گھر گئیں تو ان کے خاوند نادار [illegible] تنگی کی وجہ سے گھبرا رہے تھے نہ کوئی دایہ کا انتظام تھا اور نہ ہی خور و نوش کا انتظام تھا آپ نے سارے کام خود سرانجام دئیے اور خور و نوش کا انتظام فرمایا۔ بہت مہمان نواز تھیں۔

آپ ماہ اکتوبر ۱۹۷۵ء میں نواسی کے رخصتانہ پر اپنی بیٹی کے گھر ربوہ تشریف لائیں۔ مگر اس ادھیڑ عمر میں سفر کی وجہ سے انتہائی کمزوری کی وجہ سے بخار رہتا تھا۔ اکثر بیہوش رہتی تھیں آخر وہ مقدر دن آ گیا۔ جو ہر انسان کے لئے مقدر ہے یعنی بتاریخ ۲۵ دسمبر صبح کی نماز کی اذان کے ساتھ بعمر ۸۰ سال اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئیں۔ موصیہ ہونے کیوجہ سے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۵ء کی صبح کو مکرم مولانا عبد المالک صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں قطعہ صحابہ میں دفن ہوئیں اور مکرمی مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے دعا کرائی۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما کر اپنے قرب میں جگہ دے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق دے آمین ثم آمین۔

آخر میں خاکسار یہ ذکر نامناسب سمجھتا ہے کہ والد صاحب محترم حافظ عبد العزیز صاحب مرحوم نے یکے بعد دیگرے چار شادیاں کیں مگر کسی سے اولاد نہ ہوئی اور نہ زندہ رہتی تھی۔ مگر جب یہ رشتہ طے ہوا تھا حضرت والد صاحب مرحوم نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سے دعا کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ بڑا فضل کرنے والا ہے۔ چنانچہ حضور کی دعا کے نتیجہ میں آپ کے بطن سے ۸ لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں جن میں سے چھ لڑکے اور ایک لڑکی کے علاوہ کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں حیات ہیں۔ برادرم مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید ہیں اور دوسرے بچوں کو بھی خدمت دین کی توفیق مل رہی ہے

ریاض احمد چوہدری
زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ تھوہا راولپنڈی صدر

قائدین خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

ہر ماہ باقاعدہ رپورٹ کارگزاری مرکز میں بھجوانا قائد مجلس کی اہم ذمہ داری ہے ماہ مئی گزر چکا ہے۔ تمام قائدین سے گذارش ہے کہ ماہ مئی کی رپورٹ کارگزاری جلد ارسال فرما دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میری بیٹی آصفہ چوہدری عرصہ دراز سے جوڑوں کے درد کے باعث بیمار ہے اور ساتھ ہی درد گردہ میں بھی مبتلا ہے۔ ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

صفیہ صادقہ اہلیہ چوہدری منظور احمد صاحب مرحوم باب الابواب ربوہ

۲۔ محترم محمد لطیف صاحب چغتائی ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی کا چند دنوں تک موتیا بند کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین۔

نور الحق مظہر
گنج مغلپورہ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بجٹ کے مطابق سو فیصد یا اس سے زائد چندہ کی ادائیگی کرنے والی جماعتیں

مندرجہ ذیل جماعتوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے سال گزشتہ ۱۹۷۵-۷۶ء میں بجٹ کے مقابل پر سو فیصد یا اس سے زائد ادائیگی فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے۔ انہیں اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور ان کی قربانی قبول فرمائے۔ آمین

نوٹ:۔ بعض جماعتیں ایسی ہیں جن کی چندہ عام / حصہ آمد کی وصولی سو فیصد یا اس سے زائد ہے مگر چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی بجٹ سے کم ہے اسلئے اُن کے نام اِس فہرست میں شامل نہیں کئے جاسکے۔

(ناظر بیت المال آمد)

شہری جماعتیں:۔

(۱) کراچی (۲) لاہور (۳) پشاور (۴) سرگودھا (۵) سیالکوٹ (۶) گجرات (۷) بہاولپور (۸) دادو (۹) جھنگ صدر (۱۰) شورکوٹ چھاؤنی (۱۱) دارالنصر شرقی ربوہ (۱۲) خوشاب۔ (۱۳) چک جھمرہ (۱۴) گوجرہ (۱۵) جڑانوالہ (۱۶) منڈی مریدکے (۱۷) حافظ آباد (۱۸) پنڈی بھٹیاں (۱۹) ایمن آباد (۲۰) بدوملہی (۲۱) کھاریاں (۲۲) چکوال (۲۳) مظفر آباد (۲۴) گوجرخان (۲۵) ہری پور (۲۶) لیہ (۲۷) خانیوال (۲۸) منڈی ہیرا سنگھ (۲۹) اوچ شریف (۳۰) ٹانک ٹھر (۳۱) دارالصدر شمالی ربوہ

دیہاتی جماعتیں:۔

(۱) کوٹ مومن (۲) گھوگھیاٹ (۳) ادرحمہ (۴) چک ۹ پنیار (۵) چک ۸۸ ش۔ (۶) مجوکہ (۷) احمد آباد جنوبی (۸) ۳۵ ش (۹) چک ۴۰ ج ب (۱۰) بستی عمر آباد مجوکہ (۱۱) حیدر آباد تھل (۱۲) چک ۱۲۶ ر ب (۱۳) چک ۱۴۷ ر ب (۱۴) چک ۲۰۹ ر ب اکال گڑھ (۱۵) ۳۵ ج ب کلاں۔ (۱۶) ۶۱ ج ب دھروڑ (۱۷) ۴۲ سرشمیر روڈ (۱۸) ۸۸ ہسیانہ (۱۹) ۸۹ ج ب لتھ (۲۰) ۲۶۱ ادھووالی ڈجکوٹ (۲۱) ۹۷ ج ب (۲۲) ۲۹۵ بیریانوالہ (۲۳) ۲۸۷ الہ آباد (۲۴) ۲۶۹ جودھانگری (۲۵) ۴۱۶ ج ب سوڈھی (۲۶) ۶۹ گھسیٹ پورہ (۲۷) ۹۶ صریح (۲۸) ۵۶۵ گ ب (۲۹) ۶۳۶ ٹھٹھ کالر (۳۰) ۱۹۳ لاٹھیانوالہ (۳۱) ۳۰ کھیم سنگھ والا۔ (۳۲) ۲۶۶ صابوآنہ (۳۳) ۷۷ ر ب لدھیکے دیوی (۳۴) ۶۷ سنتوک گڑھ (۳۵) ۳۰ گ ب (۳۶) ۴۴ گ ب (۳۷) ۲۷۸ بشیر کا (۳۸) ماموں کانجن (۳۹) ۴۱ جگدیو (۴۰) ۱۳۲ گ ب (۴۱) ۱۳۷ گ ب (۴۲) ۲۰۳ گ ب (۴۳) گماس (۴۴) جھیراں معراگند (۴۵) نانوں ڈوگر (۴۶) آنبہ کالیہ (۴۷) کرم پورہ واربرٹن (۴۸) ڈھاکے (۴۹) ۲۵ مرڑھ (۵۰) جھنگڑ حاکم والا (۵۱) ۲۸۵ زنگو ننگل (۵۲) گھٹی ورک (۵۳) کولوتارڑ (۵۴) تولیکی کا مونکی (۵۵) لوریوالہ (۵۶) سکھیکی منڈی (۵۷) گرمولہ ورکاں (۵۸) سلہوکے (۵۹) قلعہ سنگھیاں (۶۰) گوجرہ (سیالکوٹ)۔ (۶۱) موسے والا (۶۲) جنڈو ساہی (۶۳) گوگل گلوٹیاں (۶۴) ترسکہ (۶۵) دھدو بسرا (۶۶) کھو کھر دالی (۶۷) ڈیریانوالہ (۶۸) ساہووالی (۶۹) میانہ پنڈ (۷۰) کوٹ کرم بخش (۷۱) بن باجوہ (۷۲) بھروکے کلاں (۷۳) بہلولپور (۷۴) معراجکے (۷۵) بستان افغاناں۔ (۷۶) باٹھانوالہ (۷۷) تلونڈی بھنڈراں (۷۸) کنجروڑ (۷۹) میادی ناروں (۸۰) ستوکیال (۸۱) کالوہ کلاں (۸۲) کنجاہ (۸۳) بھلیسر (۸۴) اسماعیلیہ بوڑانوالہ (۸۵) سوک کلاں (۸۶) گھیرڑ (۸۷) لکیانہ (۸۸) کالونی خلیل آباد (۸۹) محمودہ پنڈوری (۹۰) کسراں (۹۱) بگی (۹۲) چاہ اسماعیل والا (۹۳) چک 3/4-R (۹۴) چک ۱۰۶ ایم ایل (۹۵) ۱۳۰ ٹی۔ ڈی۔ اے (۹۶) ۵۲۰ ایم۔ ایل۔ اے (۹۷) ۲۳۶ ٹی۔ ڈی۔ اے (۹۸) ۳۶۸ ٹی۔ ڈی۔ اے (۹۹) ۳۷۵ ٹی۔ ڈی۔ اے (۱۰۰) چوک منڈا (۱۰۱) تیل کوٹ چاہ بھاگووال (۱۰۲) جہانیاں (۱۰۳) چک 13/18-R (۱۰۴) 19/W-B (۱۰۵) 170/10-R (۱۰۶) فرید پور (۱۰۷) چک ۱۶۳ (۱۰۸) قبولہ (۱۰۹) چک 55/2-L (۱۱۰) چک 373/E.B (۱۱۱) چک 12/1-R (۱۱۲) چک 160/7-R (۱۱۳) چک 54/1-R (۱۱۴) چک 223 9-R (۱۱۵) چک ۳۲۷ مروٹ۔ (۱۱۶) چک 56 4-R (۱۱۷) چک 268-69 H-R (۱۱۸) چک 52 P (۱۱۹) چک 105 P (۱۲۰) گوٹھ محمد علی (۱۲۱) گودبراج۔ (۱۲۲) کھنڈو (۱۲۳) کرونڈی (۱۲۴) گوٹھ علی محمد جٹ (۱۲۵) صوبہ ڈیرہ۔ (۱۲۶) گوٹھ نتھے خان (۱۲۷) گوٹھ غلام محمد (خیرپور)۔ (۱۲۸) قمر آباد (۱۲۹) گوٹھ امام بخش (۱۳۰) شہداد پور (۱۳۱) احمد پور (۱۳۲) فضل آباد (۱۳۳) ناصر آباد اسٹیٹ۔ (۱۳۴) نوکوٹ (۱۳۵) چک ۲۷ الف کا چیلو (۱۳۶) نفیس نگر فارم (۱۳۷) ظفر آباد لابیتی (۱۳۸) گوٹھ نذیر احمد باجوہ (۱۳۹) کوٹ باغ دین (۱۴۰) جھینیاں (نزد ربوہ) (۱۴۱) ہیلووال سیداں (۱۴۲) موضع سلیمان (۱۴۳) چک ۲۰ گ گ

دُعائے مغفرت

۱۔ میرے ایک قابلِ عزت دوست چوہدری میاں صاحب احمدی پٹواری ریٹائرڈ ساکنہ شیخ پور ضلع گجرات ایک عرصہ تک بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۱۵ رمئی ۱۹۷۶ء کو بعمر قریباً ۹۰ سال اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک اور علم دوست تھے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دیوے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

(میاں غلام محمد سب برج انسپکٹر ریلوے ریٹائرڈ ساکنہ شیخ پور ضلع گجرات)

۲۔ خاکسار کے بڑے ماموں جان محترم چوہدری عبدالرحیم صاحب ساکن چک ۱۵۱ ڈگری ضلع تھرپارکر (سندھ) کئی ماہ تک شدید بیمار رہنے کے بعد ۲۵ رمئی کو بوقت ۲ بجے بعد دوپہر اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک مخلص احمدی تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ۵ لڑکے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔ (محمد سلیم احمد C/O چوہدری محمد عبداللہ صاحب چک ۱۵۱ ڈگری ضلع تھرپارکر (سندھ)

شکریہ احباب

عاجز کی اہلیہ مرحومہ خالدہ بی بی کی وفات پر کئی احباب نے بذریعہ خطوط تعزیت فرمائی ہے۔ میں ان خطوط کا جواب دینے سے قاصر ہوں اس لئے بذریعہ الفضل ان سب کرمفرماؤں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(سید اکبر علی شاہ شیخ پور وڑائچاں ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گجرات)

درخواست دُعا

مکرم برادرم چوہدری محمد علی صاحب ظفر سابق چیکر یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا گردوں کی خرابی کی وجہ سے لاہور میں شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (منور احمد عارف نظارت بیت المال ربوہ)

هُوَ الشَّافِی
حیوانات کا علاج
کرنے کے لئے رسالہ "حیوانات کی امراض" دس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں۔ اس رسالہ میں اپھارہ، گل گھوٹو وغیرہ کی اکسیروں کے خواص اور دیگر قیمتی معلومات درج ہیں۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۶

مطب
اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۴۸۴۴

قائدین خدام الاحمدیہ خدام اور اطفال کے حل شدہ پرچے جلد بھجوائیں (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہدیٔ منتظر پرچمِ محمدی اور دولتِ احمدی کا علمبردار ہوگا

حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کا ارشادِ مبارک

مشہور ایرانی عالم علامہ السید صدر الدین صدر (ولادت ۱۸۸۲ء - وفات ۱۹۵۴ء) نے کتاب المہدی میں بحوالہ "ینابیع المودۃ" اور "درّ المنظوم" تحریر فرمایا ہے کہ

"میگوید از جملہ کلمات امیر المومنین علیہ السلام کہ بوسیلہ آں بمہدیٔ منتظر و قائم آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ میکند این است، بیرق محمدی و دولت احمدی ظہور میکند .... در گفتار خود راستگو خواہد بود۔ در زمین قدرت پیدا مے کند، سُنّتِ نبوی و امرِ واجب را احیاء خواہد نمود"

(کتاب المہدی صـ۲۲ مطبوعہ تہران ۱۹۶۶ء)

(ترجمہ) حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کے اُن جملہ کلمات میں سے، جو حضرت مہدی منتظر اور قائم آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اشارہ کرتے ہیں (ایک یہ بھی ہے کہ) وہ پرچمِ محمدی کا علمبردار اور صاحبِ دولتِ احمدی ہوگا جو گفتار میں راستباز ہوگا۔ روئے زمین پر (روحانی۔ ناقل) اقتدار پائے گا اور سُنّتِ نبوی اور امرِ واجب کو زندہ کر دے گا۔

اعلانِ نکاح

میرے چھوٹے بھائی عزیز ریاض احمد ابن مکرم چوہدری محمد دین صاحب مرحوم (آف جھنڈال ضلع سیالکوٹ) کے نکاح کا اعلان مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ لاہور نے ۱۶ مئی ۱۹۷۶ء کو دس ہزار روپیہ حق مہر پر محترمہ مبشرہ عظیم صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب کاہلوں آف تلونڈی ضلع لائلپور کے ہمراہ کیا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ طرفین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

(خاکسار چوہدری اعجاز احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جھنڈال ضلع سیالکوٹ۔ ڈاکخانہ خاص)

جماعتِ احمدیہ نے غیر مسلم اقلیتوں کے ہفتہ کی تقریبات میں ہرگز کوئی حصہ نہیں لیا

بشیر طاہر رکن قومی اسمبلی کے خلافِ حقیقت بیان کی پُرزور تردید

بشیر طاہر رکن قومی اسمبلی کا ایک بیان ۱۰ جون ۱۹۷۶ء کے "نوائے وقت" اور "مشرق" وغیرہ اخبارات میں شائع ہوا ہے جس میں اُس نے بزعمِ خود یہ سراسر خلافِ حقیقت دعویٰ کیا ہے کہ پورے ملک میں ہفتہ اقلیت کی تقریبات میں احمدیوں نے بڑے جوش و خروش سے حصہ لیا ہے، اور اپنی طرف سے اِس من گھڑت دعوے کا ثبوت یہ دیا ہے کہ (واقعتہً نہیں بلکہ) اُس کے اپنے بیان کے بموجب اُسنے تربیلا، راولپنڈی، اسلام آباد، جہلم اور لاہور کے متعدد مقامات پر احمدیوں کے اجتماعات سے خطاب کیا ہے اور یہ کہ جماعتِ احمدیہ کے ۹۵ فیصد افراد سے اس کی رابطہ مہم کامیاب رہی ہے۔

بشیر طاہر کے اِس بے بنیاد دعوے کا حقیقت سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے اور بنا بریں اس کا یہ دعویٰ سراسر باطل ہے۔ اگر اسے اپنے منہ میاں مٹھو بننے کا شوق ہے تو اس شوق کو پورا کرنے کی خاطر سراسر خلافِ واقعہ بیان جاری کرنے سے اسے کون روک سکتا ہے۔ وہ جتنا چاہے اپنے مُنہ میاں مٹھو بنے لیکن سراسر خلافِ واقعہ اور لایعنی بیان بازی سے حقیقت بدل نہیں سکتی۔ غیر مسلم اقلیتوں کے ہفتہ کی تقریبات کی رپورٹیں بکثرت ملکی اخبارات میں شائع ہوتی رہی ہیں ان میں کہیں بھی بشیر طاہر کے احمدیوں کے اجتماعات سے خطاب کرنے کا ذکر تک نہیں آیا۔ کیا خیالی اجتماعات سے خیالی خطاب کا طبع زاد افسانہ محض بیان بازی سے حقیقت کا جامہ پہن سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! ایسی بیان بازی دھوکہ اور فریب ہی کہلائے گی۔

اِس حقیقت سے اپنے یعنی مسلم اور پرائے یعنی غیر مسلم سب اچھی طرح باخبر ہیں کہ جماعتِ احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے عقیدے کے مطابق جسے اختیار کرنے اور جس کا اظہار کرنے کا آئینِ پاکستان کی دفعہ ۲۰ کی رُو سے اسے پورا پورا حق حاصل ہے مومن موحد مسلم ہے لہٰذا عیسائیوں، ہندوؤں اور پارسیوں یعنی غیر مسلم اقلیتوں کے ہفتہ میں جماعتِ احمدیہ کے شامل ہونے اور حصہ لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جماعتِ احمدیہ یہ اعلان کر چکی ہے کہ بشیر طاہر نے چونکہ خود اپنے فعل سے اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کر کے اسلام سے ارتداد اختیار کیا ہے لہٰذا اُس کا جماعتِ احمدیہ مبایعین خلافت سے کوئی تعلق نہیں رہا اور جو شخص اسلام سے ارتداد اختیار کرتا ہے وہ ہرگز جماعتِ احمدیہ مبایعینِ خلافت کا فرد نہیں ہو سکتا۔ آئندہ بھی اگر بشیر طاہر کی قماش کا کوئی نام نہاد احمدی اسلام سے ارتداد اختیار کرے گا اُسی لمحہ سے جماعتِ احمدیہ مبایعینِ خلافت سے اُس کا تعلق از خود منقطع ہو جائے گا اور اسے یکسر کوئی حق نہیں ہوگا کہ وہ اپنے آپ کو مبایعینِ خلافتِ احمدیہ کا نمائندہ ظاہر کر کے دوسروں کو فریب دینے کی کوشش کرے۔

بشیر طاہر نے اپنے بیان میں جماعتِ احمدیہ مبایعین کو تنگ نظری، تعصب اور جہالت کا طعنہ دیا ہے۔ جماعتِ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے تمام دُنیا کے انسانوں کو اسلام کا حلقہ بگوش بنا کر اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کی غرض سے قائم کیا ہے اور بحمد اللہ تعالیٰ وہ جملہ اقوامِ عالم کو محبت اور پیار سے پوری جانسوزی کے ساتھ اسلام کا پیغام پہنچانے میں ہمہ تن مصروف ہے۔ جو جماعت پوری دُنیا کی فلاح و نجاح کی خاطر قربانی و ایثار اور ہمدردی و غمخواری کا عدیم النظیر مظاہرہ کر رہی ہے اُس سے زیادہ تعصب سے پاک، وسیع النظر اور وسیع القلب اور کون ہو سکتا ہے۔

جماعتِ احمدیہ کا یہ موقف کہ دوسرے اسے خواہ کچھ ہی کیوں نہ سمجھیں اور قرار دیں وہ خود اپنے عقیدہ کے مطابق حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی تعلیم اور ارشادات کی رُو سے مومن موحد مسلم ہے آئینِ پاکستان کی دفعہ ۲۰ میں دی گئی ضمانت کے عین مطابق ہے اِس لئے اُس پر آئین یا قانون کی خلاف ورزی کا الزام کسی صورت عائد نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی شخص اسلام سے ارتداد اختیار کرکے پھر بھی اپنے آپ کو مبایعینِ خلافتِ احمدیہ کا نمائندہ ظاہر کرتا ہے تو وہ دُنیا کو دھوکہ دیتا ہے۔ وہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی تعلیم سے منحرف اور باغی ہے۔

بہرحال ہم بشیر طاہر کے من گھڑت اور خلافِ حقیقت بیان کی پُرزور تردید کرتے ہیں اور یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ عیسائیوں، ہندوؤں اور پارسیوں کے ہفتہ کی تقریبات میں ہرگز شامل نہیں ہوئی اور ان میں اس نے سرے سے کوئی حصہ نہیں لیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴